روزنامہ

بدھ 13 مئی 2015ء 23 رجب 1436 ہجری 13 ہجرت 1394 ہش

004
109

نور الوہیت سے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جابرؓ سے فرمایا:
اے جابر! اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تمہارے نبیؐ کا نور اپنے نور سے پیدا کیا۔

(شرح المواهب اللدنيه زرقانی جلد1 ص27 دار المعرفه بيروت 1993ء)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حسن معاشرت کا ایک انداز یہ بھی تھا کہ آپؐ انسان کی روحانی اور اخروی زندگی کے احیاء کی تڑپ رکھتے تھے اور اس کے لئے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتے تھے۔ مگر اس کے لئے ایسا پُر حکمت انداز اختیار فرماتے تھے کہ اسے اس کی طبیعت کے خلاف مجبور نہ کرتے تھے اور سننے والا اپنے ارادے کے اظہار کے لئے پورا آزاد ہوتا تھا۔

تبوک کے قیام کے دوران ہرقل کا ایلچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خط کا جواب لے کر آیا۔ آپؐ نے وہ خط اپنی گود میں رکھ لیا اور اس سے دریافت فرمایا کہ وہ کس قبیلے سے ہے؟ اس نے بتایا کہ تنوخ قبیلہ سے آپؐ نے فرمایا ”کیا تم اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کے دین حنیف کی طرف رغبت رکھتے ہو؟ اس نے عرض کی کہ وہ ایک قوم کی طرف سے ایلچی ہے اور اپنی قوم کے دین پر ہے۔ جب تک وہ اپنا فرض ادا کر کے ان کے پاس واپس نہیں چلا جاتا، اپنے اس دین کو بدل نہیں سکتا۔ آپؐ نے مسکرا کر یہ آیت پڑھی انك لاتهدی من احببت ......(سورۃ القصص 57:28) یقیناً تو اسے ہدایت نہیں دے سکتا جسے تو چاہے لیکن اللہ جسے چاہے ہدایت دیتا ہے اور وہ ہدایت پانے کے اہل لوگوں کو خوب جانتا ہے۔

(مسند احمد، مسند المكيين، حديث التنوخى عن النبى ﷺ و مسند المدنيين، حديث رسول قيصر و ابن كثير)

یہ آزادی ضمیر اور آزادی مذہب کے ساتھ ساتھ حسن معاشرت کا ایک اعلیٰ نمونہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قائم فرمایا۔

قبیلہ بنو حنیفہ جو یمامہ میں آباد تھا 9 ہجری میں اس کا سترہ افراد کا وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وفد کے تقریباً سب ارکان نے اسلام قبول کیا اور یہ لوگ چند دن مدینے میں ٹھہرے۔ ان میں مسیلمہ بن حبیب عرف مسیلمہ کذاب بھی تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ثابت بن قیسؓ کے ہمراہ خود اس سے ملنے کے لئے تشریف لے گئے۔ آپؐ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک چھڑی تھی۔ مسیلمہ آپؐ سے مخاطب ہوا اور کہنے لگا کہ آپ اس کی حکومت کے راستے میں روک نہ بنیں اور اسے اپنے بعد اپنا جانشین مقرر کر دیں تو وہ اسی وقت آپ کی پیروی کرے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

”اگر تو مجھ سے یہ چھڑی بھی مانگے تو میں تجھے یہ بھی دینی پسند نہیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ نے تیرے بارہ میں جو فیصلہ فرمایا ہے وہ نافذ ہو کر رہے گا۔ مجھے تیرا انجام دکھایا گیا ہے۔ پس میں جا رہا ہوں، باقی باتیں ثابت بن قیس سے پوچھ لو۔ اگر تو نے مجھ سے پیٹھ پھیری تو اللہ تعالیٰ تجھے ذلیل وخوار کر دے گا۔“ (صحيح بخاری كتاب المغازی باب قصة الأسود العنسى)

حسن معاشرت کی اس سے بڑھ کر اور کیا مثال ہو سکتی ہے کہ ایک معاند شخص آپؐ کے پاس آکر اپنے آپ کو آپؐ کی ریاست میں حقدار بنا کر آپؐ کے مقابل پر کھڑا ہو رہا ہے۔ آپؐ اسے کچھ نہیں کہتے بلکہ اسے اس کے انجام سے آگاہ کر کے اسے تقدیر کے دھارے پر چھوڑ دیتے ہیں۔

مسیلمہ کذاب نے واپس جا کر آپؐ کی زندگی میں ہی نبوت کا دعویٰ کیا اور بھاری تعداد میں لوگوں کو بھی ساتھ ملا لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد اس نے حضرت ابوبکرؓ کے خلاف علم بغاوت بلند کیا تو حضرت خالد بن ولیدؓ سے شکست کھا کر لڑائی میں قتل ہوا۔

(ابن هشام ذكر وفد بنى حنيفة)

اپنے آپ کو دین کیلئے وقف کر دو

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

”یہ بڑے خطرات کے دن ہیں اس لئے سنبھلو اور نفسوں سے دنیا کی محبت کو سرد کر دو اور اپنے دین کی خدمت کے لئے آگے آؤ اور ان لوگوں کے علوم کے وارث بنو جنہوں نے حضرت مسیح موعود کی صحبت پائی تا تم آئندہ نسلوں کو سنبھال سکو۔ تم لوگ تھوڑے تھے اور تمہارے لئے تھوڑے مدرس کافی تھے مگر آئندہ آنے والی نسلوں کی تعداد بہت زیادہ ہوگی اور ان کے لئے بہت زیادہ مدرس درکار ہیں پس اپنے آپ کو دین کیلئے وقف کر دو۔“ (تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد دوم صفحہ 284)

دینی خدمت کا جذبہ رکھنے والے مخلص نوجوان زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے خود کو پیش کریں۔ (وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

داخلہ عائشہ دینیات کلاس

دینیات کلاس میں داخلہ برائے فرسٹ سمیسٹر مورخہ 3 مئی 2015ء سے اور کلاسز کا آغاز 10 مئی سے ہو چکا ہے۔

درخواستیں سادہ کاغذ پر بنام پرنسپل مع مکمل کوائف (نام، ولدیت، تعلیم، ایڈریس وفون نمبر) بھجوائیں۔

داخلہ کیلئے تعلیمی معیار کم از کم میٹرک ہے۔ ایف۔اے اور بی اے پاس خواتین اور بچیاں بھی دینی وعلمی ترقی کے لئے داخل ہو کر استفادہ کر سکتی ہیں۔

دو سال میں چار سمیسٹرز کے دوران مختصر اور اہم نصاب پڑھایا جاتا ہے۔ کورس کی کتابیں ادارہ کی لائبریری سے مہیا کی جاتی ہیں۔

فیس داخلہ -/20 روپے اور ماہانہ فیس -/10 روپے ہے۔

عمر کی کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ شادی شدہ خواتین بھی داخلہ لے سکتی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ خواتین اور بچیاں داخل ہو کر مستفید ہوں۔

تمام درخواستیں عائشہ دینیات اکیڈمی 3/14 دار العلوم غربی حلقہ ثناء میں بھجوائیں۔

نوٹ: بیرون ربوہ طالبات کو رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔ (پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ)

اداریہ

ہمارا چاند قرآں ہے

حضرت مسیح موعود کے منظوم کلام کا مندرجہ بالا ٹکڑا ہر احمدی کے دل کی آواز ہے اور قرآن پڑھنے، پڑھانے، سیکھنے سکھانے اور اس کے معارف اور علوم سیکھنے کے لئے احمدی ہمہ وقت تیار رہتا ہے اور حسب عمر اور حسب استعداد اس سے فیض یاب ہوتا ہے اور اس کا اعتراف ہمارے غیروں کو بھی ہے۔آج کی نشست میں قرآن کریم کے حوالے سے چند باتیں پیش خدمت ہیں۔

مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی نے اپنے اخبار میں ''کلمہ گو کا اعزاز'' کے زیر عنوان درج ذیل نوٹ سپرد اشاعت فرمایا:

''......یاد ہوگا کہ مجلس اقوام کی جنرل اسمبلی کی کرسی صدارت سے آیات قرآنی (رب اشرح لی صدری۔طٰہٰ:26،27) کی تلاوت اسمبلی کی تاریخ میں پہلی بار انہیں ظفر اللہ خاں نے کی تھی اور چند سال اُدھر جب مغربی پاکستان میں رات کے پچھلے پہر ریل کا ایک عظیم حادثہ پیش آیا تھا تو اس وقت بھی یہی ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ اپنے سیلون میں نماز تہجد ادا کرتے پائے گئے تھے۔''

(صدق جدید 11 جنوری 1963ء۔تاریخ احمدیت جلد 22،ص 1)

حضرت مولوی محمد عزیز الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود نے 1901ء میں بیعت کی۔خلافت اور قرآن کے عاشق تھے۔

3 جون 1930ء کو جب لاہور کے اخبار ٹریبیون میں حضرت مصلح موعود کی جھوٹی خبر چھپی تو آپ ضبط نہ کر سکے اور بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور یہ کہتے ہوئے تو آپ کی ہچکی بندھ گئی کہ خدایا ہم نے پوری طرح قرآن نہ سیکھا تھا کہ حضرت مسیح موعود کا وصال ہو گیا۔پھر ہم نے تیرے پہلے خلیفہ سے کچھ کلام پاک کی معرفت حاصل کی اور حضرت خلیفہ ثانی کے مبارک وجود نے پھر ہمیں حضرت مسیح موعود کے پُرانوار زمانے کی بہار دکھانا شروع کی تھی۔ابھی بہت تفسیر باقی ہے کروڑوں لوگ تو اس خزانے سے محروم اور ترستے ہوئے دنیا سے گزر چکے ہیں الغرض آپ ماہی بے آب کی طرح ایسے بے قرار ہوئے کہ آپ کی حالت دیکھی نہیں جاتی تھی اور جب تک اس غلط خبر کی تردید نہیں پہنچی آپ کو چین نہیں آیا۔

(الفضل 26 جولائی 1963ء)

حضرت مصلح موعود نے حضرت سارہ بیگم کی وفات پر لکھا:

مرحومہ نے جب ایف اے کا امتحان دیا تو میں نے اُن سے کہا کہ اب تم سرے کے قریب پہنچ چکی ہو اللہ تعالیٰ پاس کر دے تو بی۔اے کی تیاری کرو۔شاید اس طرح تم کو زنانہ سکول میں کام کرنے کا موقع ملے اور سلسلہ کو بغیر مالی بوجھ برداشت کرنے کے ایک ہیڈ مسٹریس مل جائے انہوں نے اس کا ارادہ تو کر لیا لیکن اُن کے ایک استاد ماسٹر محمد حسین صاحب کی روایت ہے کہ مرحومہ کہا کرتی تھیں کہ میں نے آگے تب پڑھنا ہے جب میں حضرت صاحب سے وعدہ لے لوں گی کہ وہ خود مجھے قرآن کریم کی تفسیر پڑھائیں۔

اے اپنی قربانیوں کا بدلہ قرآن پڑھنے کی صورت میں چاہنے والی! تیری ایسی پاک خواہش کا صلہ اس قدر حقیر نہ تھا کہ مجھ سا کم علم تجھے قرآن پڑھائے۔جا! تیری اس پاک و بلند خواہش کا صلہ تیرا رب دینا چاہتا ہے، جا اور اُس سے قرآن پڑھ جس نے قرآن اتارا ہے۔اُس سے زیادہ اس پاک کلام کے معارف کون سکھا سکتا ہے؟ مگر میں بھی تیری اس پاک خواہش کی عزت کرتے ہوئے انشاء اللہ تیرے نام پر قرآن کی کوئی خدمت کروں گا تا تیری خواہش لفظاً بھی پوری ہو اور اگر اللہ تعالیٰ کی مشیت مجھے ابھی کچھ عرصہ کے لئے اور اس دنیا میں رکھنا چاہتی ہے تو انشاء اللہ تیری اولاد کو خود قرآن پڑھاؤں گا تا ان کی معرفت تجھے صدقہ جاریہ پہنچتا رہے۔ (انوار العلوم جلد 13،ص 192)

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب 1877ء میں بمبئی میں پیدا ہوئے۔آپ نے اسلامی اصول کی فلاسفی کا مطالعہ کیا اور گویا ظلمت سے نور میں آگئے اور اس کی متعدد کاپیاں خرید کر مسلمانوں اور غیر مسلم افراد میں تقسیم کیں۔

آغا خانی خیالات کے زیر اثر آپ سمجھتے تھے کہ قرآن عربوں کے لئے تھا ہمیں اس کی ضرورت نہیں اس لئے قرآن مجید پڑھنا بھی چھوڑ چکے تھے مگر اس کتاب کے پڑھنے سے آپ کے اندر زبردست تبدیلی واقع ہو گئی اور آپ کمال ذوق اور ولولہ جوش کے ساتھ مطالعہ قرآن میں منہمک ہو گئے۔پہلے پنجوقتہ نمازوں میں بے قاعدہ تھے اب پورے التزام سے تہجد اور نوافل بھی پڑھنے لگے۔

اور بالآخر 9/اپریل 1915ء کو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور ساری زندگی خدمت قرآن اور اشاعت لٹریچر میں گزاری۔

آپ کی دلی خواہش تھی کہ خدمت دین کا بے پناہ جذبہ آپ کی نسل میں ہمیشہ قائم رہے اسی رنگ میں آپ نے اپنی اولاد کی تربیت فرمائی کہ وہ سلسلہ کے لئے مفید وجود بن سکیں۔آپ کے پوتے ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب (سابق صدر،صدر انجمن احمدیہ قادیان) فرماتے ہیں کہ:

''بعد نماز فجر آپ ہم سے ترجمہ قرآن سنتے تھے۔میں نے جب حفظ قرآن مجید مکمل کر لیا تو جس محبت و شفقت سے آپ نے اس عاجز سے معانقہ کیا اور پیار کیا وہ بیان سے باہر ہے اور اس خوشی میں آپ نے مجھے سو روپیہ بطور تحفہ عطا کیا۔'' (تاریخ احمدیت جلد 21،ص 388 تا 403)

حضرت صوفی غلام محمد صاحب سابق مربی ماریشس محلّہ دارالرحمت قادیان کی بیت الذکر کے امام الصلوٰۃ بھی تھے۔اگست 1933ء سے روزانہ قرآن کریم کے ایک رکوع کا درس دینا شروع کیا جو 13 جنوری 1938ء کو ختم ہوا۔ (الفضل 20 جنوری 1938ء صفحہ 1)

یہ طریق کار متعدد بزرگوں کا تھا اور انہوں نے کئی دفعہ اپنی بیوت میں قرآن کریم کے ترجمہ اور تفسیر کے دور مکمل کئے۔

حضرت مولانا ابوالعطاء کے متعلق ان کے بیٹے مکرم عطاء المجیب راشد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

حضرت ابا جان کا درس القرآن بہت مقبول تھا۔بہت معلوماتی اور دلچسپ ہوتا تھا۔تلاوت قرآن مجید کا بھی ایک خاص دلربا انداز تھا۔ترجمہ اور تفسیر بھی وقت کی رعایت سے بہت جامعیت سے بیان فرماتے تھے۔بہت پرانی بات ہے ایک رمضان المبارک میں آپ کے درس کے دن آنے والے تھے مجھے خیال آیا کہ ابا جان کا درس ریکارڈ کروا لیا جائے (ان دنوں ابھی ریکارڈنگ کا طریق اس قدر رائج نہیں تھا) اس خیال سے کہ ابا جان کو اس ریکارڈنگ کا پتہ نہ چلے اور درس اپنے اصل معروف انداز میں ہی ریکارڈ ہو جائے میں نے مکرم قاضی عزیز احمد صاحب انچارج لاؤڈ سپیکر سے درخواست کی کہ سارا درس ایک ٹیپ پر ریکارڈ کر دیں اور اس طریق پر کریں کہ حضرت ابا جان کو اس کا علم نہ ہو سکے۔میں نے ٹیپ ان کو خرید کر دی اور انہوں نے ایمپلی فائر سے براہ راست سارا درس جو تین یا چار دن کا تھا ریکارڈ کر دیا۔درس کے آخری روز گھر آنے پر میں نے ابا جان کو بتایا کہ آپ کا سارا درس میں نے ریکارڈ کروا لیا ہے تو فرمانے لگے کہ بتا تو دینا تھا کہ ریکارڈنگ ہو رہی ہے۔میں نے تو درس میں چند لطائف بھی سنا دئے ہیں۔میں نے کہا کہ اسی لئے تو آپ کو پہلے سے بتایا نہیں تھا کہ آپ کے اصلی انداز میں ریکارڈنگ ہو سکے۔سو الحمد للہ کہ یہ ریکارڈنگ ہمارے پاس محفوظ ہے۔اسی ریکارڈنگ سے لے کر صرف تلاوت کی ایک الگ آڈیو ٹیپ بھی تیار کر لی گئی ہے۔

(الفضل 24 ستمبر 2014ء)

مکرم حافظ شفیق احمد صاحب وفات 31 جنوری 1969ء سلسلہ کے بزرگ شاعر جناب قیس مینائی صاحب نجیب آبادی کے برادر اصغر تھے۔1936ء سے تادم آخر حافظ کلاس کے معلم کی حیثیت سے خدمات بجالاتے رہے۔جماعت احمدیہ کے بہت سے حفاظ آپ کے شاگرد تھے۔حق تعالیٰ نے انہیں لحن داؤدی عطا فرمایا تھا۔قرآن کریم بہت خوش الحانی سے پڑھتے تھے۔جلسہ سالانہ کے موقع پر سالہا سال تک آپ کو تلاوت قرآن مجید کا شرف حاصل ہوا۔ (تاریخ احمدیت جلد 25 صفحہ 240)

کیا ہی سچ فرمایا ہے حضرت مسیح موعود نے

''جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔''

☆..........☆..........☆..........☆

شفیق باپ، مہربان مربی، بہترین دوست اور ہمدرد رہنما

حضرت مصلح موعود کی پیاری پیاری یادیں

آپ ہر وقت محبت و پیار بانٹتے مگر تربیت کے پہلوؤں کو نظرانداز نہ کرتے تھے

محترمہ صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ

(قسط سوئم و آخر)

لین دین کے معاملات

مَیں کچے مکانوں میں غالباً نوویں کلاس میں تھی ابا جان سکیسر جارہے تھے اس سے پہلے بھی ایک بار جا چکے تھے۔ پہلی بار بھی میں امتحانوں کی وجہ سے نہیں گئی تھی اس بار بھی یہی صورت تھی۔ ابا جان نے امی کو کہا قدوس کو ساتھ لے چلو (میری خالہ، بیگم مرزا وسیم احمد جن کا رشتہ قادیان میں میرے نانا کی آخری بیماری میں طے ہو چکا تھا) کچھ دن بعد ابا جان نے امی سے پوچھا تم نے قدوس سے بات کی۔ امی نے جواب دیا میں نے اس سے کہا تو اس نے یہ جواب دیا کہ میرے پاس مناسب کپڑے نہیں۔ گھر میں تو چند جوڑوں میں بھی گزارہ ہو جاتا ہے۔ ابا جان امی پر ناراض ہوئے کہ تم نے مجھے پہلے اس بات پر توجہ کیوں نہیں دلائی۔ وسیم سے رشتہ کے بعد اس کی ہر ضرورت میری ذمہ داری تھی۔ اس کے بعد امی کے ہاتھ خالہ کو رقم بھجوائی اور وہ ابا جان کے ساتھ سکیسر گئیں۔

۞ ہمیشہ ابا جان میرے متعلق ''میری بیٹی'' کہتے تھے۔ اگر دل میں کوئی رنجش پیدا ہو تو میرے متعلق امی سے ''تمہاری بیٹی'' کہہ کر بات کرتے تھے۔ اس سے معلوم ہو جاتا تھا کہ کسی بات پر ناراضگی ہے۔

۞ لین دین کے معاملہ میں حساب بالکل صاف رکھتے تھے اگر کسی سے پیسے دے کر چیز منگوائی ہے تو ایک ایک پیسہ کا حساب رکھتے۔ قیمتی سے قیمتی چیز کوئی تحفہ دے تو قبول کرتے اگر کسی کو کہہ کر چیز منگوائی ہے تو لانے والا لاکھ انکار کرے اسے رقم دیتے تھے۔

۞ یہ نہیں کہ ابا جان کو غصہ نہیں آتا تھا۔ جب آتا تھا تو سخت ڈانٹ پڑتی تھی زیادہ قصور پر سزا بھی ملتی تھی۔ مگر اس کے بعد بے حد دلداری کرتے اور اس کی دلجوئی کے لئے مالی مدد بھی کرتے تھے۔

شیریں مزاج

۞ میں آٹھویں میں تھی تو ایک لڑکی سید سلام کی بیٹی جو ہم سے کافی بڑی تھی۔ ہماری کلاس میں داخل ہوئی۔ چند ماہ بعد اس نے سکول چھوڑ دیا اس کا نام شیریں تھا۔ پھر پتہ چلا کہ اس کی شادی ہوگئی ہے۔ میں اوپر ابا جان کے بیڈروم میں تھی دیکھا شیریں کی بڑی والدہ برآمدہ میں کھڑی ہیں۔ میں نے پوچھا کیا بات ہے کہنے لگیں کہ شیریں کے بیٹی ہوئی ہے حضور سے نام رکھوانا ہے۔ ابا جان پچھلے کمرہ میں عطر بنا رہے تھے۔ مَیں نے جا کر ان کو بتایا انہوں نے پوچھا کہ ماں کا کیا نام ہے مَیں نے بتایا شیریں۔ کہنے لگے قند رکھ دیں۔ مَیں نے کہا ابا جان بھلا یہ کیا نام ہوا۔ کہنے لگے اگر ماں شیریں ہو سکتی ہے تو بیٹی قند کیوں نہیں۔ اگر مجھ سے نام رکھوانا ہے تو مَیں تو قند ہی رکھوں گا۔ مَیں نے شیریں کی والدہ کو بتایا تو کہنے لگیں جو حضور نے فرمایا ہے وہی نام رکھیں گے۔

حضور نماز کے لئے

۞ کچے مکانوں سے ہی میں طوطے پالتی رہی ہوں۔ میرا یہ شوق شادی کے بعد تک رہا۔ ابا جان کی آخری بیماری میں مَیں نے اپنا طوطا آزاد کیا پھر نہیں رکھا۔ کچے مکانوں میں جو میرا طوطا تھا وہ اور باتیں تو کرتا ہی تھا۔ اگر اس کے سامنے سیٹی بجائی جاتی یا سیٹی میں گانا گایا جاتا تو ہو بہو اس کی نقل کرتا تھا۔ یا ایک ہی فقرہ بار بار سننے سے اسی آواز میں دہرانے لگتا تھا۔ ایک دوپہر ابا جان امی اور مَیں کمرہ میں کھانا کھا رہے تھے کہ ہو بہو پہریدار کی آواز میں عین اسی وقت طوطے نے برآمدہ سے کہا ''حضور نماز کے لئے'' ابا جان نے جواب دیا کہ اچھا مَیں آرہا ہوں۔ مَیں اور امی دونوں ہنس پڑے۔ ابا جان نے پوچھا کیا بات ہے۔ ہم نے جب بتایا تو اس بات کو ابا جان نے خوب انجوائے کیا۔

لوگ برا نہ مناتے

۞ ابا جان اگر کسی پر ناراض ہوتے تھے تو لوگ برا نہیں مانتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اگر یہی بات حضور کا کوئی بچہ کرتا تو اسے اس سے زیادہ سزا ملتی۔

۞ میں بچوں کو ہمیشہ آپ کہہ کر بلایا کرتی تھی۔ اس بات پر ابا جان خوشی کا اظہار کرتے، کہتے تھے اس بات سے بچے سیکھتے ہیں۔

۞ اکثر عورتیں جب ملاقات کے لئے آتی تھیں تو اپنے بیٹوں کو کہتی تھیں حضور سے مصافحہ کرو۔ ابا جان لڑکوں سے تو مصافحہ کر لیتے مگر کسی چھوٹی سے چھوٹی لڑکی سے بھی مصافحہ نہیں کرتے تھے اس کے سر پر ہاتھ پھیر دیتے تھے۔

تحدیث نعمت

۞ ہم کچے مکانوں میں تھے تو کسی قادیان کے پرانے خاندان کی بچی کی شادی تھی۔ وہ چنیوٹ میں رہتے تھے۔ کسی بزرگ خاتون نے امی کو کہلوایا کہ مجھے اپنے ساتھ کار میں لے جانا۔ امی نے جواب دیا گاڑی ربوہ میں نہیں۔ میرا تو خود پتہ نہیں جاتی بھی ہوں یا نہیں۔ خیر وہ ٹانگہ پر چلی گئیں۔ کافی دیر کے بعد ابا جان نے امی کو کہا کہ گاڑی آ گئی ہے اب تم چلی جاؤ۔ امی نے کہا مَیں فلاں کو یہ کہلوا چکی ہوں اب برا لگتا ہے میں نہیں جاتی۔ وہ سمجھیں گی کہ شاید میں ان کو اپنے ساتھ نہیں لانا چاہتی تھی اور میں نے جھوٹ بولا ہے۔ ابا جان نے کہا کہ تم جاؤ گی اور گاڑی میں ہی جاؤ گی۔ ساتھ یہ بھی کہا کہ اگر خدا نے کسی کو پلاؤ زردہ کھانے کی توفیق دی ہے اور وہ نہیں کھاتا تو یہ خدا کی ناشکری ہے۔ اس طرح امی جان، امی اور مَیں چنیوٹ گئے۔

میری دلداری اور تربیت

۞ ہم ناصر آباد سندھ میں تھے تو کسی نے غالباً عراق سے کھجوروں کا کارٹن بھیجا۔ اس میں مختلف ڈبے تھے جس میں کسی کھجور میں بادام تھے کسی میں پستہ کسی میں اخروٹ وہ سارا کارٹن ابا جان نے مجھے دے دیا۔ کئی لوگوں کو برا لگا اور ابا جان کو کہا کہ اس کے ڈبے سب لوگوں میں بانٹ دیتے۔ ابا جان نے کارٹن مجھے پکڑا یا اور کہا نہیں یہ کمزور ہے اور کھاتی بھی کچھ نہیں۔ پھر مجھے کہا یہ ہر روز صبح دو کھجوریں ایک چھٹانک مکھن (گھر کا نکلا ہوا) کے ساتھ میرے سامنے ناشتہ سے پہلے کھانا ہے ہم سب اکٹھے فرشی دسترخوان پر ناشتہ کرتے تھے۔

۞ قصر خلافت میں مَیں اوپر ابا جان کے گھر تھی۔ امی شائد ابا جان کا کوئی کام کر رہی تھیں۔ گھنٹی بجی ابا جان نے کہا جاؤ پہریدار ہو گا میری فلاں بات کا جواب لایا ہو گا۔ مَیں نے کہا ابا جان میں نے کبھی مرد سے بات نہیں کی مَیں نہیں جا سکتی امی کو کہہ دیں۔ کہنے لگے تمہیں ہی جانا ہے اور بات کرنی ہے جو وہ جواب لایا ہے وہ مجھے بتانا ہے پھر مَیں جو جواب دوں اس کو جا کر کہنا ہے۔ مَیں نے کہا ابا جان مَیں تو بول ہی نہیں سکوں گی۔ کہنے لگے جاؤ تمہاری آواز میں لچک نہ ہو مضبوطی ہو نرم نہیں ہو اعتماد ہو۔ پھر مجھ سے ہی سوال جواب کے لئے پھیرے لگواتے رہے۔

۞ ہم ناصر آباد میں تھے تو ابا جان نے کسی بیٹی کو بلانے کا خط لکھا۔ ان کا جواب آیا میں صرف ایک دن کے لئے آؤں گی۔ ابا جان مجھے کہنے لگے بیٹیوں سے چاہے جتنی محبت کرو مگر شادی کے بعد وہ بدل جاتی ہیں۔ فلاں کا مجھے یہ جواب آیا ہے۔ تم بھی بدل جاؤ گی۔ مَیں نے کہا نہیں مَیں نہیں بدلوں گی آپ کے پاس ہی رہوں گی۔ کہنے لگے یہ سب باتیں ہیں پہلے سب یہی دعویٰ کرتے ہیں۔ مَیں نے کہا نہیں آپ مجھے دیکھ لیں گے۔ شادی کے بعد میری پوری کوشش ہوتی تھی کہ زیادہ سے زیادہ امی کے گھر رہوں۔

رشتوں کی پہچان

۞ امی نے اماں عائشہ (جن کی تقریباً ساری زندگی اماں جان کے گھر گزری) کا دودھ ان کے بڑے بیٹے نذیر کے ساتھ پیا تھا۔

پارٹیشن کے بعد ماموں نذیر سندھ محمود آباد جماعت کی زمینوں پر چلے گئے تھے۔ اور اماں عائشہ ربوہ ہی میں تھیں۔ جب ہم سندھ جاتے اور محمود آباد جاتے تو مجھے کہتے جاؤ تم اپنے ماموں کے گھر جا کر ان سے ملو تمہاری ماں تو میرا کام کر رہی ہیں وہ فارغ ہوں گی تو جائیں گی۔ ایک دفعہ ابھی مَیں نے پردہ شروع ہی کیا تھا تو غالباً کراچی کے کسی گیسٹ ہاؤس میں ٹھہرے تھے۔ مَیں ابا جان کے پاس کسی کام سے گئی تو بھائی افتخار کو بیٹھے دیکھ کر فوراً مڑی۔ ابا جان نے مجھے آواز دے کر بلایا میں سمجھی ابا جان شاید بھول گئے ہیں کہ مَیں پردہ شروع کر چکی ہوں۔ (بھائی افتخار ہماری بڑی والدہ کے بھانجے تھے یہ لوگ غیر احمدی تھے) میری ہچکچاہٹ دیکھ کر کہا اندر آؤ۔ (پہلے جب مَیں نے دیکھا تو بھائی افتخار صوفہ پر بیٹھے تھے اور ابا جان ٹہل ٹہل کر ان سے باتیں کر رہے تھے) مَیں اندر گئی تو ابا جان نے مجھے کہا افتخار سے تمہارا پردہ نہیں ہے۔ انہوں نے مبارک کے ساتھ ام ناصر کا دودھ پیا ہے۔ جس طرح مبارک تمہارے بھائی ہیں اسی طرح افتخار بھی تمہارے بھائی ہیں۔

اسی سلسلہ میں ایک اور بات یاد آ گئی ہم کچے مکانوں میں تھے اس وقت درد صاحب کی فیملی لاہور میں تھی۔ ان کی بیٹیاں ربوہ آئیں ہم ابا جان کے گھر گئے تو درد صاحب کی بیٹیوں نے آپا چھیرو

سے کہا تم حضور سے مصافحہ کر کے آؤ پھر ہم تم سے مصافحہ کریں گے۔ ابا جان کمرہ میں تھے۔ آپا چھیرو اندر گئیں اور بات بتائی ابا جان نے پوچھا کہ کون کون سی بیٹی آئی ہے۔ جب نام بتائے تو کہنے لگے ختمی (شفیع اشرف صاحب مرحوم کی بیگم) سے کہو کہ وہ خود آ کر مجھ سے مصافحہ کرے لیکن وہ شرم میں نہیں گئیں اس وقت مجھے پتہ چلا کہ ختمی نے بھائی اظہر کے ساتھ امی جان کا دودھ پیا تھا۔

۞ کچے مکانوں میں کبھی کبھی ابا جان کا دل پان کھانے کو چاہتا تھا۔ مجھے کہتے جاؤ امی جان کو کہو میرے لئے پان لگا دیں۔ مَیں جا کر کہتی امی جان بڑے اہتمام سے پان لگاتیں پھر الائچی کے دانے نکال کر اندر دانوں میں جو باریک پاپڑ سا ہوتا ہے اسے صاف کر کے گلوری بنا کر پرچ میں رکھ دیتیں۔ مَیں نے پوچھا یہ پاپڑ کیوں نکالتی ہیں کہنے لگیں سینہ کمزور کرتا ہے۔ مَیں ابا جان کو پان دیتی تھوڑی دیر بعد ابا جان کے ہونٹ بالکل سرخ ہو جاتے۔ بہت خوبصورت لگتے۔

۞ میری شادی سے پہلے کا واقعہ ہے ایک دن مجھے کہنے لگے کہ کل تمہارے گھر کی بنیاد رکھنا ہے۔ مَیں نے پوچھا بنیاد میں کیا ہوتا ہے کہنے لگے کچھ لوگ آئیں گے مَیں دعا کر کے اینٹ رکھوں گا پھر دعا کراؤں گا پھر لڈو تقسیم ہوں گے۔ مَیں نے کہا ابا جان میرے گھر کی بنیاد رکھتے ہوئے بکرا صدقہ کروائیں لڈو بے شک نہ بانٹیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا بکرا صدقہ ہوا۔ یاد نہیں لڈو بھی تھے کہ نہیں۔

ابا حضور پھو

میرا بڑا بیٹا شعیب شاید چار سال کا تھا۔ امی کے پاس ہوتا تھا اوپر ابا جان کے کمرہ میں ہی امی کے ساتھ ان کے پلنگ پر سوتا تھا۔ ایک دن بڑے زور زور سے رونے لگا۔ ابا جان نے پوچھا کیوں رو رہا ہے۔ امی نے کہا بھڑ کاٹ گئی ہے۔ ابا جان نے کہا کہ میرے پاس لاؤ جگہ بتاؤ۔ شیبی بدستور تکلیف سے زور زور سے رو رہا تھا۔ ابا جان بھڑ کے کاٹے کی جگہ پر آہستہ آہستہ ہاتھ پھیرتے رہے اور کچھ پڑھتے رہے پھر اس جگہ پھونک ماری۔ اس ساری کارروائی کے دوران بالکل خاموش ہو گیا تھا۔ اس سے پوچھا درد ہو رہی ہے کہنے لگا نہیں۔ بھڑ کاٹنے کی جگہ پوچھی وہ بھی نہیں بتا سکا۔ نشان تک غائب ہو گیا تھا۔ غالباً چار سال سے بھی کافی چھوٹا تھا کیونکہ اس کے بعد اگر کہیں درد ہوتا یا کوئی چوٹ لگتی تو جسم کا یہ حصہ ابا جان کے آگے کر کے کہتا ''ابا ہجول پھو''۔

۞ قصر خلافت ربوہ میں تھے اگر کوئی دوست دعوت پر بلاتی تو پوچھتے کس نے بلایا ہے اگر تسلی ہوتی تو اجازت دیتے لیکن اکیلے یا دوستوں کے ساتھ نہیں گھر کی قابلِ اعتبار عورت ساتھ ہوتی۔ بلکہ اکثر کہتے تم خود دعوت کیا کرو تا کہ کسی کے گھر جانے کی ضرورت ہی نہ ہو۔

۞ قصر خلافت ربوہ میں ابا جان امی اور مَیں دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے۔ مَیں نے گودے کی ہڈی چبانی شروع کی تو امی نے کہا کہ مَیں اور قیوم بہت ہڈیاں چباتے تھے تو ''انہوں'' نے روکا تھا کہ دانت کمزور ہو جاتے ہیں سن کر ابا جان مسکرائے کہنے لگے مَیں نے اس لئے تھوڑی روکا تھا مَیں نے تو اس لئے روکا تھا کہ کتے بھوکے رہ جاتے ہیں۔

وعدہ پورا کرو

۞ میں میٹرک میں تھی تو ابا جان نے کہا اگر فرسٹ ڈویژن آئی تو مجھ سے کیا تحفہ لو گی۔ میں نے جواب دیا کہ رسٹ واچ۔ امی نے کہا میں دو سونے کی چوڑیاں دوں گی۔ جب میں نے میٹرک ہائی فرسٹ کلاس میں پاس کیا تو لاہور لے کر گئے اور انارکلی کی بہت پرانی دکان اور بڑی دکان کا نام لیا کہ میں ہمیشہ گھڑیاں اس سے لیتا ہوں۔ پھر مجھے کسی کے ساتھ بھیجا میں نے وہاں سے گھڑی خریدی۔ جب امی کو کہا کہ مجھے چوڑیاں بنوا دیں تو امی کہنے لگیں اس وقت تو میرے پاس پیسے نہیں۔ اس پر ابا جان کہنے لگے کہ جو چیز بچے کو دے نہ سکو اس کا وعدہ نہیں کرنا چاہئے اس طرح اعتبار اٹھ جاتا ہے۔ پھر مجھے دو چوڑیاں مل گئیں غالباً ابا جان نے ہی بنوا کر دی تھیں۔

۞ ہم کراچی ملیر میں کسی گیسٹ ہاؤس میں ٹھہرے ہوئے تھے گھر کے پیچھے بہت بڑا باغ تھا اور گھر سے جڑا ہوا بہت بڑا سوئمنگ پول تھا پردہ دار۔ ہم پانی میں اتر جاتے اور راڈ پکڑ کر ٹانگیں چلاتے مگر میں پوری طرح اپنا جسم سیدھا نہیں کر سکتی تھی۔ جب راڈ چھوڑتی ڈبکی لگ جاتی۔ میں نے ابا جان کو کہا مجھے تیرنا بہت اچھا لگتا ہے۔ مگر ہاتھ چھوڑتے ہی ڈبکی لگتی ہے اس لئے بہت خوف آتا ہے۔ ابا جان بہترین تیراک تھے۔ کہنے لگے چلو میں تیرنا سکھاؤں باہر نکل کر پول کی ریلنگ کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور مجھے طریقہ بتانے لگے کہ کیا کرنا ہے مگر مَیں ہر دفعہ ڈبکی کھا جاتی۔ ابا جان نے رسی منگوائی اسے میری کمر میں باندھا اور دوسرا سرا اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا۔ اور کہنے لگے کہ مَیں نے پکڑا ہوا ہے ڈرو نہیں ڈبکیاں کھا کر ہی سیکھو گی۔ کئی دن اسی طرح ہوتا رہا مگر مَیں اپنی باڈی سیدھی نہیں رکھ سکتی تھی۔ اس طرح یہ سلسلہ ختم ہوا۔

پیاری پیاری ادائیں

۞ ابا جان کو سبز چائے (کشمیری چائے) بہت پسند تھی بعض لوگ چائے میں میٹھا اور نمک دونوں ملاتے ہیں۔ کہتے تھے یہ منافق چائے ہے یا چینی ہو یا نمک۔ سردیوں میں رات کو اپنے بیڈروم میں نیچے قالین پر فائر پلیس کے سامنے بیٹھ کر کام کرتے جاتے تھے اور چائے پیتے جاتے تھے۔ ایک دن مجھے کہا چکھ کر تو دیکھو (مَیں اس وقت چائے بھی نہیں پیتی تھی) مَیں نے کہا نہیں ابا جان کئی دفعہ کہنے کے بعد اپنی پیالی میرے ہونٹوں سے لگا دی مجھے ایک دم پھریری آئی لگا اندر سے سب الٹ جائے گا۔ بعد میں اس بات کا سخت افسوس رہا اور اب بھی ہے اگرچہ اب بھی نہیں پیتی۔

۞ امی نے ایک دن کھانا کھاتے وقت ہڈی ڈش کے ڈھکنا میں رکھ دی۔ اس پر کہا اپنی پلیٹ میں ایک طرف رکھ دو اکثر نوکر خیال کرتے ہیں کہ ڈھکنا تو صاف ہی ہے اسے صرف ہنگال کر رکھ دیتے ہیں۔

۞ ربوہ کچے مکانوں میں تھے بعض وقت ابا جان کوئی بات کرتے تھے اور مجھے سمجھ نہیں آتی تھی تو میں کہہ دیتی مجھے سمجھ نہیں آئی دلیل دے کر سمجھائیں۔ ایک دن کہنے لگے تم کافر تو ہو سکتی ہو منافق نہیں۔

۞ ہم بچپن سے ابا جان اور اماں جان سے سنتے تھے کہ جس پلیٹ میں کھانا کھاؤ اسے پوری طرح صاف کرو اس طرح پلیٹ تمہیں دعا دے گی۔ ابا جان کے غالباً سب بچوں کو اس کی عادت تھی پلیٹ اس قدر صاف ہو جاتی تھی گویا استعمال نہیں ہوئی اس کے بعد روٹی کے چھوٹے سے ٹکڑے کو چھوٹی چھوٹی مروڑیاں بنا کر پلیٹ میں ڈالتے تھے تا کہ دھل جائے۔

۞ بچپن سے ہی مجھے پیٹ میں بہت درد ہوتی تھی۔ پارٹیشن سے پہلے مجھے ٹائیفائڈ ہوا تھا اس وقت علاج تو کوئی تھا نہیں صرف پرہیز ہوتا تھا۔ پارٹیشن کے بعد حالات کی وجہ سے پرہیز بھی ممکن نہیں تھا۔ ابا جان کہتے تھے تمہیں سنگرینی ہے (انتڑیوں کی ٹی بی) اس کے لئے دیسی اور ہومیوپیتھی دوائیاں دیتے تھے۔ ایک دفعہ دوپہر کے کھانے کے دوران مَیں نے کہا ابا جان پیٹ درد نہیں ہٹتی کہنے لگے نوالہ 32 دفعہ چبانا چاہئے مگر تم گن کر 64 دفعہ چبایا کرو اس طرح کھانا آرام سے ہضم ہو جائے گا۔

۞ لندن میں محمود سے میرا رشتہ جب فائنل ہوا تو ایک دن ابا جان نے مجھے بلایا اور کہا محمود نے یہ انگوٹھی تمہاری ماں کو دی ہے کہ مَیں تمہیں پہنا دوں پہلے میرا دایاں ہاتھ پکڑا پھر بایاں پھر کہنے لگے انگریزوں میں تو Left Hand کی فورتھ فنگر میں انگوٹھی پہناتے ہیں یہ کہہ کر مجھے انگوٹھی پہنا دی۔ امی کو کہنے لگے اس کا نکاح یہاں لندن میں پڑھا دیتا ہوں تاریخی نکاح ہو گا مگر امی نہیں مانیں کہتی تھیں کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر اس قدر لوگ شریک ہوں گے ربوہ میں پڑھائیں۔

۞ لندن میں جمیل کو اور مجھے جہیز بنانے کے لئے رقم دی۔ کسی دن مَیں اور امی بازار جاتے تھے کسی دن جمیل اور مہر آپا۔ مَیں شیفون ساڑھی کے لئے خرید کر لائی۔ (امی کا چھوٹا سا کمرے کا دروازہ ابا جان کے کمرہ میں کھلتا تھا وہی راستہ تھا) اور کپڑوں کے اوپر سے اسے باندھا تا کہ اس کی فال (fall) چیک کر سکوں۔ جب مَیں سامنے ہوئی تو مسکرا کر مجھے دیکھا اور پوچھا ''محمود نے دی ہے'' مَیں نے کہا مَیں خود خرید کر لائی ہوں۔

تیمارداری کی ادا

۞ مَیں میٹرک میں تھی تو بیمار ہو گئی مجھے بخار بہت تیز ہوتا تھا اور جلدی جلدی۔ ان دنوں مہر آپا بھی کسی امتحان میں مصروف تھیں اس لئے امی ہی اوپر ہوتی تھیں۔ ابا جان کے بیڈ روم کے ساتھ بڑا کمرہ ڈرائنگ روم تھا سب کمروں کے دروازے ایک دوسرے میں کھلتے تھے۔ ایک لمبی قطار کمروں کی تھی۔ میری بیماری کی وجہ سے مجھے اوپر بلوا لیا گیا۔ مَیں ڈرائنگ روم میں ہوتی تھی وہاں میرے لئے پلنگ بچھا دیا گیا۔ پلنگ کمرہ کے درمیان میں تھا اور ریڈیو میز پر ابا جان کے کمرہ کے قریب پڑا تھا۔ ایک دن مَیں نے امی سے کہا کہ مَیں لیٹے لیٹے بور ہوتی ہوں ابا جان سے پوچھیں کہ مَیں ریڈیو سن لیا کروں۔ ابا جان نے اجازت دے دی۔ میرا پلنگ ریڈیو کے ساتھ لگا دیا گیا۔ مَیں وہاں لیٹی لیٹی سنتی رہتی تھی۔ کچھ دنوں کے بعد ایک رات کام کے لئے اپنے دفتر جاتے ہوئے میرے پاس کھڑے ہوئے مسکرائے اور کہا ''بیماری کچھ زیادہ لمبی ہو گئی۔ بس اس بات کا خیال رکھنا کہ آواز کمرہ سے باہر نہ جائے۔''

۞ ایک دفعہ جب ہم کوئٹہ میں تھے۔ (تین بار گئے تھے) ہم بچوں کو کہا کہ اپنی اپنی پسند کی گیم خرید لو آپا چھیرو کی شادی نہیں ہوئی تھی انہیں بھی کہا۔ (غالباً انہوں نے تو خرید لی تھی) ہم تینوں کو کہا کہ بہتر ہو گا اگر الگ الگ گیم لو تا کہ ایک سے بور ہو تو دوسری کھیل سکو۔ ہم تین آپس میں بحث مباحثہ میں ہی رہے اور کوئی گیم نہیں خریدی۔ انہی دنوں مجھے کہنے لگے ذہن تیز کرنے کے لئے بہترین کھیل چیس ہے لیکن مَیں اسے اس لئے پسند نہیں کرتا کہ اسے کھیلتے ہوئے انسان نماز کام وغیرہ کو بالکل فراموش کر دیتا ہے اور اسے اردگرد کا کوئی ہوش نہیں رہتا۔

۞ ہم کوئٹہ میں تھے تو قائداعظم کی تقریر وغیرہ پر ایک ڈاکومینٹری فلم آئی۔ ڈاکٹر غفور الحق صاحب نے ابا جان کو کہا مَیں نے فلم دیکھی ہے میرے دوست کا سینما ہے وہ کسی اور کو اندر آنے کی اجازت نہیں دے گا مَیں ریزرو کروا لوں۔ ابا جان نے اجازت دے دی۔ ہم سب گئے صرف ہمارے خاندان کے لوگ تھے انہوں نے بہت زور دیا حضور بھی چلیں ابا جان نے کہا میرے وقار کے خلاف ہے۔ ابا جان اور امی نہیں گئیں۔

سفر میں بھی حصول علم

ہم جب سفر پر جاتے تھے تو ہمیں پڑھانے کے لئے استاد ضرور ساتھ ہوتا تھا عموماً اتالیق صاحب ہوتے تھے۔ ابا جان ہماری پڑھائی کے متعلق ہم سے خفیہ ان سے رپورٹ لیتے تھے روزانہ اس کے لئے ایک کاپی بنی ہوئی تھی۔ وہ بھی سب اچھا کی رپورٹ نہیں دیتے تھے۔ جو جس میں کمزوری ہوتی وہ لکھ دیتے۔ ابا جان کی وفات کے بعد ایک ٹرنک میں سے ایسی ایک کاپی ملی جو کوئٹہ کے ایک سفر کی تھی۔

جب لندن جانا تھا تقریباً ایک ماہ سے زیادہ عرصہ پہلے کراچی جا رہے تھے۔ چند دن بعد میرے ایف اے کے امتحان شروع ہو رہے تھے مَیں نے بڑی منت کی مجھے پیچھے چھوڑ جائیں مَیں بھائی مبارک کے ساتھ آ جاؤں گی۔ بھائی مبارک نے بہت کہا تو کہنے لگے یہ کسی سٹیشن پر اتر جائے گی اور تم اسے چھوڑ جاؤ گے۔ مَیں نے کہا ابا جان مَیں کبھی پہلے کسی سٹیشن پر اتری ہوں جو اب اتروں گی۔ خیر بڑی مشکل سے مانے۔ بھائی مبارک اور مجھے بے حد ہدایتیں دیں۔ پھر کہا اس کے لئے مَیں ایک پہریدار چھوڑ کر جا رہا ہوں جو ہر سٹیشن پر دوازے پر آ کر کھڑا ہوگا تا کہ یہ نہ اترے۔ پہریدار کو بلا کر بہت سی ہدایات دیں۔ امتحانوں کے بعد مَیں بھائی مبارک کے ساتھ کار میں لاہور گئی۔ لاہور سے باجی قیوم بھی شامل ہوگئیں۔ لاہور سے کراچی تک وہ بندہ جب ذرا ٹرین ہلکی ہوتی اتر کر ہمارے کمپارٹمنٹ کے دروازہ کے پائیدان پر آ کر کھڑا ہو جاتا سارا دن ساری رات اس نے یہ ڈیوٹی دی۔ میرے کراچی پہنچنے پر ابا جان کو اطمینان ہوا۔

آپا چھیرو کو نرم کیلے بہت پسند تھے (ان کی شادی ہو چکی تھی اس وقت وہ ربوہ میں ہی تھیں) جب کیلے سڑ جاتے تو مذاقاً امی کو کہتے چھیرو کو بھیج دو۔

ہمیشہ رات کو اپنے سرہانے پستول رکھ کر سوتے تھے چھوٹا سا تھا۔

غالباً 2003ء کی بات ہے مَیں قادیان کے ہندو بازار میں گئی، جلسہ پر گئی تھی ایک پتلی سی دکان تھی اب وہ جگہ یاد نہیں۔ اس کو پتہ چلا کہ میں ابا جان کی بیٹی ہوں تو بے حد جذباتی ہوگیا۔ کہنے لگا ہمارے حالات بہت خراب تھے میں نے مرزا صاحب کو پاکستان خط لکھا کہ میرے گھر کے یہ حالات ہیں۔ انہوں نے مجھے پیسے بھجوائے اور پھر باقاعدگی سے ہر مہینہ بھجواتے تھے۔ آج جو یہ میری اپنی دکان ہے اور ہم روٹی کھا رہے ہیں یہ سب مرزا صاحب کی مہربانی سے ہے۔

ہم مری میں تھے تو ابا جان کو پتہ چلا ملک کے ایک مشہور صحافی جو احمدیت کے شدید مخالف تھے سخت بیمار ہیں اور اس کے حالات بھی ٹھیک نہیں۔ ابا جان نے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کو اور غالباً مری کے سول سرجن کو دیکھنے کے لئے بھیجا اور رقم بھی بھجوائی اور کہلوایا کہ مَیں علاج کے سب اخراجات اٹھاؤں گا۔

آخر میں ان سب باتوں کو لکھتے ہوئے جو کیفیت دل پر گزری وہ شاید کوئی نہ سمجھ سکے۔ بس اپنے رب سے یہی دعا ہے کہ اس شفیق اور مہربان ہستی کے ساتھ آخرت میں بھی ملائے اس دنیا میں بے شک عارضی جدائی آئی مگر اگلے جہان میں ہمیشہ کا ساتھ ہو۔ آمین

حضرت چوہدری محمد اسماعیل صاحب کاٹھگڑھی رفیق حضرت مسیح موعود

مکرم عبدالسمیع خان صاحب سینئر ہیڈ ماسٹر (ریٹائرڈ)

چوہدری محمد اسماعیل صاحب ولد جمال دین صاحب تاریخ پیدائش: 1896ء۔ تاریخ بیعت: 1907ء۔ کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیار پور میں پیدا ہوئے۔ حضرت مسیح موعود کی زیارت 1907ء میں کی۔ آپ کا نام رجسٹر روایات نمبر 6 ص50 پر درج ہے۔ کیفیت کے خانہ میں عمر 42 سال درج ہے۔ حضرت مسیح موعود کی زیارت کا واقعہ کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں۔

پہلی مرتبہ جب اپنے والد صاحب کے ساتھ قادیان آیا تو میں نے دیکھا کہ حضور بڑے بازار سے گزر رہے ہیں تو عام لوگ مسلم ہندو حضور کے کپڑوں سے اپنے ہاتھ لگا کر اپنے منہ پر ملتے ہیں اور حضور ایک لسوڑی کے درخت کے نیچے ٹھہرے۔ تو لوگوں نے ایک ایک کر کے مصافحہ کیا۔ دوسری مرتبہ جب میرے والد صاحب نے گھی، مکئی کا آٹا اور موڑھے دے کر بھیجا تو میں نے بیت مبارک کی کھڑکی سے اندرون خانہ جہاں حضور تشریف فرما تھے۔ حاضر ہو کر اشیاء پیش کیں۔ جو حضور نے قبول فرمائیں اور میں نے مصافحہ کیا۔

آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ 1921ء میں وصیت کی۔ وصیت نمبر 1934 ہے۔ آپ کی وفات 24 نومبر 1980ء بمقام کوئٹہ ہوئی۔ بہشتی مقبرہ دارالفضل ربوہ میں قطعہ نمبر 11 قبر نمبر 4، حصہ 12 الف مدفون ہیں۔ جماعت احمدیہ کے سرگرم رکن تھے مجلس مشاورت قادیان میں شمولیت کرتے رہے۔ بعد میں پاکستان میں بھی شامل ہوتے رہے۔ ہمارے دادا جان حضرت مولوی عبدالسلام صاحب کاٹھ گڑھی سے بہت ہی اچھے تعلقات تھے۔ دادا جان نے چوہدری محمد اسماعیل صاحب کاٹھ گڑھی کو قادیان حضرت مستری مہر دین صاحب کے پاس معماری کا کام سیکھنے کے لئے بھجوایا۔ باوجود راجپوت خاندان سے تعلق رکھنے کے۔ حضرت مصلح موعود کے ارشاد کے مطابق کہ کوئی نہ کوئی ہنر سیکھنا چاہئے اپنے آپ کو معماری کا کام سیکھنے پر آمادہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خوب مہارت حاصل کی۔ کسی بات کی پرواہ نہ کی کہ اس پیشہ کے لحاظ سے کوئی کیا کہتا ہے۔

ان کی پہلی شادی عظمت بی بی صاحبہ سے ہوئی۔ ان سے اولاد تو ہوئی مگر زندہ نہ رہی۔ دوسری شادی حضرت چوہدری برکت علی صاحب آف گڑھ شنکر جو ربوہ میں وکیل المال اول تحریک جدید رہے ہیں کی بیٹی سے کی۔ خطبہ نکاح حضرت مصلح موعود نے 11 جون 1934ء کو قادیان میں پڑھا۔ آپ نے اس نکاح میں فرمایا دوسری طرف محمد اسماعیل صاحب ہیں جو ان پڑھ اور معماری کا کام کرتے ہیں گو ان کے کام کی نوعیت کی وجہ سے مجھے ان سے کبھی واسطہ نہیں پڑا مگر ان کا اخلاص مختلف نوعیت سے ظاہر ہوتا رہا ہے جس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ اخلاص کی بنا ایمان پر ہوتی ہے نہ کہ ظاہری تعلیم پر وہ بھی مخلص ہیں۔...... میں امید کرتا ہوں کہ مجھے ان دونوں پر جو حسن ظن ہے وہ اس نکاح کے بعد آپس کے حسن سلوک سے نہ صرف قائم رہے گی بلکہ ترقی کرے گی اور میں سمجھتا ہوں یہ فقرہ لمبے خطبہ نکاح سے زیادہ معنے رکھتا ہے اور فریقین کی نصیحت کے لئے لمبے خطبہ سے زیادہ مفید ہوسکتا ہے۔

(روزنامہ الفضل 17 جون 1934ء ص5)

حضرت اماں جان سے عظمت بی بی صاحبہ کے بہت اچھے تعلقات تھے۔ ایک دفعہ حضرت اماں جان سیر کے لئے اپنی خادمہ کے ساتھ جا رہی تھیں بتایا گیا یہاں عظمت بی بی کا گھر ہے۔ آپ ان کے گھر تشریف لے گئیں۔ دوسری شادی سے اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا کیا تھا۔

حضرت اماں جان نے تحریک کی کہ بیٹا عظمت بی بی کو دے دیا جائے۔ مگر بعض حالات کی وجہ سے اس پر عمل نہ ہوا۔ بچہ وفات پا گیا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے دوسرا بیٹا عطا کیا جن کا نام محمد ابراہیم ہے عظمت بی بی صاحبہ کو دے دیا۔ انہوں نے اپنا بیٹا خیال کر کے عمدہ پرورش کی۔ اللہ تعالیٰ نے محمد ابراہیم صاحب کو دو بیٹے عطا کئے۔

دوسری شادی سے ایک بیٹی اللہ تعالیٰ نے عطا کی جو صاحب اولاد ہے۔ یہ خاندان میں اکیلے ہی احمدی تھے۔ آجکل کینیڈا میں مقیم ہیں۔

حضرت چوہدری محمد اسماعیل صاحب گو تعلیم یافتہ تو نہیں تھے مگر دینی علم بہت رکھتے تھے۔ جب قادیان سے کاٹھ گڑھ آتے۔ اچکن اور پگڑی پہنے ہوئے ہوتے۔ بیت میں تقریر کرنے کے لئے کہا جاتا تو آپ پنجابی زبان میں ایمان افروز باتیں قادیان کی بیان کرتے۔

تقسیم ملک سے کچھ عرصہ پہلے آپ اور عبدالرحیم صاحب عرف جرنیل نے کاٹھ گڑھ بیت کو جانے والی سیڑھیوں کی دیوار کو پلستر کرنے کے لئے بہت گہرا کھود دیا۔ یہ دیوار ان پر آ گری یہ دونوں صاحبان زخمی ہوگئے۔ مگر چوہدری محمد اسماعیل صاحب بہت زیادہ زخمی ہوگئے۔

عبدالرحیم جرنیل صاحب کو کم چوٹیں آئیں۔ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ان دنوں کاٹھ گڑھ میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے ان کو قادیان بھجوانے کی ہدایت کی۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب قادیان چلے گئے وہاں ان کا علاج ہوا اللہ تعالیٰ نے آپ کو سہارے سے چلنے کے قابل بنا دیا۔

تقسیم ملک کے وقت قادیان سے ہجرت کر کے کچھ عرصہ شور کوٹ ضلع جھنگ میں رہائش پذیر ہوئے۔ پھر ربوہ آ گئے۔ ربوہ آ کر پھر معماری کا کام شروع کیا۔ عمارات جو کہ عارضی تھیں۔ ان کے ٹھیکے لینے شروع کئے۔ کاروبار وسیع ہوگیا۔

1953ء میں دوسری بیوی وفات پا گئیں۔ دونوں بچوں کی پرورش زوجہ اول عظمت بی بی صاحبہ نے کی۔ 1956ء میں عظمت بی بی صاحبہ بھی وفات پا گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے بیٹے کو کوئٹہ میں SBK سینی ٹوریم میں بطور ڈسپنسر ملازمت دلوادی۔ ان کی دعاؤں اور اخلاص سے حالات بہت اچھے ہوگئے۔ بیٹے کے پاس ہی آپ کی وفات ہوئی۔

1930ء میں فتنہ مستریاں میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی پر بے جا الزام لگائے گئے۔ ان میں مولوی ظفر علی خان ایڈیٹر زمیندار اخبار پیش پیش تھے۔ ان احباب نے سیکرٹری دعوت الی اللہ لوکل کمیٹی قادیان کی طرف سے اشتہار شائع کیا اور دعوت مباہلہ دی۔ دعوت دینے والے احباب میں چوہدری محمد اسماعیل صاحب کا نام بھی اسماعیل کاٹھ گڑھی اخبار الفضل 2 مئی 1930ء کے صفحہ 9 پر درج ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ لوگ احمدیت کے شیدائی تھے۔ خلافت احمدیہ پر جان قربان کرنے کے لئے تیار تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ان کی اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور خلافت احمدیہ سے مضبوط تعلق قائم رہے۔ آمین

☆..........☆..........☆

رب العالمین کا فیض عام ہر چیز پر محیط ہو رہا ہے

اللہ تعالیٰ سورۃ الاخلاص میں فرماتا ہے:

تو کہہ دے کہ وہ اللہ ایک ہی ہے۔ اللہ بے احتیاج ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔ اور اس کا کبھی کوئی ہمسر نہیں ہوا۔

ایک حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

کنت کنزاً مّخفیاً...... (کشف الخفاء)

ترجمہ: میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا سو میں نے چاہا کہ شناخت کیا جاؤں پس میں نے آدم کو پیدا کیا۔

اس حدیث میں حضرت آدمؑ کا ذکر فرما کر خدا تعالیٰ نے یہ بات روز روشن کی طرح واضح فرمادی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی شناخت کا ذریعہ انبیاء کے وجود کو قرار دیا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

مذہب سے غرض کیا ہے! بس یہی کہ خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات کاملہ پر یقینی طور پر ایمان حاصل ہو کر نفسانی جذبات سے انسان نجات پا جاوے اور خدا تعالیٰ سے ذاتی محبت پیدا ہو۔ کیونکہ درحقیقت وہی بہشت ہے جو عالم آخرت میں طرح طرح کے پیرایوں میں ظاہر ہوگا۔

(چشمہ مسیح۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 352)

فرمایا: خدا برحق ہے لیکن اس کا چہرہ دیکھنے کا آئینہ وہ منہ ہیں جن پر اس کے عشق کی بارشیں ہوئیں جن کے ساتھ خدا ایسا ہمکلام ہوا کہ جیسے ایک دوست دوست سے۔

(براہین احمدیہ جلد 5۔ روحانی خزائن جلد 21 ص 64)

آپ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں۔ ؎

اے فدا ہو تیری راہ میں میرا جسم و جان و دل
میں نہیں پاتا کہ تجھ سا کوئی کرتا ہو پیار
ابتدا سے تیرے ہی سایہ میں میرے دن کٹے
گود میں تیری رہا میں مثل طفل شیر خوار
(درثمین)

آپ اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کے ذریعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

نبی خدا کی صورت دیکھنے کا آئینہ ہوتا ہے اسی آئینہ کے ذریعہ سے خدا کا چہرہ نظر آتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ اپنے تئیں دنیا پر ظاہر کرنا چاہتا ہے تو نبی کو جو اس کی قدرتوں کا مظہر ہے دنیا میں بھیجتا ہے اور اپنی وحی اس پر نازل کرتا ہے اور اپنی ربوبیت کی طاقتیں اس کے ذریعہ سے دکھلاتا ہے۔ تب دنیا کو پتہ لگتا ہے کہ خدا موجود ہے۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 115)

فرمایا: وہی ایک قوم ہے جو خدا نما ہے جن کے ذریعہ سے وہ خدا جس کا وجود دقیق در دقیق اور مخفی در مخفی اور غیب الغیب ہے ظاہر ہوتا ہے اور ہمیشہ سے وہ کنز مخفی جس کا نام خدا ہے نبیوں کے ذریعہ سے ہی شناخت کیا گیا ہے۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 116)

نیز فرمایا: وہ پاک زندگی جو گناہ سے بچ کر ملتی ہے وہ ایک لعل تاباں ہے جو کسی کے پاس نہیں ہے ہاں خدا تعالیٰ نے وہ لعل تاباں مجھے دیا ہے اور مجھے اس نے مامور کیا ہے کہ میں دنیا کو اس لعل تاباں کے حصول کی راہ بتادوں اس راہ پر چل کر میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص یقیناً یقیناً اس کو حاصل کر لے گا اور وہ ذریعہ اور وہ راہ جس سے یہ ملتا ہے ایک ہی ہے جس کو خدا کی سچی معرفت کہتے ہیں۔

(ملفوظات جلد 2 ص 12)

حضرت مسیح موعود اللہ تعالیٰ کی معرفت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس قادر اور سچے اور کامل خدا کو ہماری روح اور ہمارا ذرہ ذرہ وجود کا سجدہ کرتا ہے جس کے ہاتھ سے ہر ایک روح اور ہر ایک ذرہ مخلوقات کا مع اپنی تمام قویٰ کے ظہور پذیر ہوا اور جس کے وجود سے ہر ایک وجود قائم ہے اور کوئی چیز نہ اس کے علم سے باہر ہے اور نہ اس کے تصرف سے نہ اس کے خلق سے اور ہزاروں درود اور سلام اور رحمتیں اور برکتیں اس پاک نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں جس کے ذریعہ سے ہم نے وہ زندہ خدا پایا جو آپ کلام کر کے اپنی ہستی کا آپ ہمیں نشان دیتا ہے اور آپ فوق العادت نشان دکھلا کر اپنی قدیم اور کامل طاقتوں اور قوتوں کا ہم کو چمکنے والا چہرہ دکھاتا ہے سو ہم نے ایسے رسول کو پایا جس نے خدا کو ہمیں دکھلایا اور ایسے خدا کو پایا جس نے اپنی کامل طاقت سے ہر ایک چیز کو بنایا اس کی قدرت کیا ہی عظمت اپنے اندر رکھتی ہے جس کے بغیر کسی چیز نے نقش وجود نہیں پکڑا اور جس کے سہارے کے بغیر کوئی چیز قائم نہیں رہ سکتی۔ وہ ہمارا سچا خدا بیشمار برکتوں والا ہے اور بیشمار قدرتوں والا اور بیشمار حسن والا۔ اور بیشمار احسان والا اس کے سوا کوئی اور خدا نہیں۔

(نسیم دعوت۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 363)

فرمایا: ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔ یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں۔ بلکہ وہ سنتا ہے اور بولتا بھی ہے، اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی۔ وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 309)

نیز فرمایا: وہ دیکھتا ہے بغیر جسمانی آنکھوں کے اور سنتا ہے بغیر جسمانی کانوں کے۔ اور بولتا ہے بغیر جسمانی زبان کے۔ اسی طرح نیستی سے ہستی کرنا اس کا کام ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ خواب کے نظارہ میں بغیر کسی مادہ کے ایک عالم پیدا کر دیتا ہے اور ہر ایک فانی اور معدوم کو موجود دکھلا دیتا ہے پس اسی طرح اس کی تمام قدرتیں ہیں۔ نادان ہے وہ جو اس کی قدرتوں سے انکار کرے۔ اندھا ہے وہ جو اس کی عمیق طاقتوں سے بے خبر ہے۔ وہ سب کچھ کرتا ہے اور کر سکتا ہے بغیر ان امور کے جو اس کی شان کے مخالف ہیں یا اس کے مواعید کے برخلاف ہیں۔ اور وہ واحد ہے اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال میں اور قدرتوں میں۔ اور اس تک پہنچنے کے لئے تمام دروازے بند ہیں مگر ایک دروازہ جو فرقان مجید نے کھولا ہے۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 310-311)

آپ فرماتے ہیں: خدا آسمان و زمین کا نور ہے۔ یعنی ہر ایک نور جو بلندی اور پستی میں نظر آتا ہے۔ خواہ وہ ارواح میں ہے۔ خواہ اجسام میں اور خواہ ذاتی ہے اور خواہ عرضی اور خواہ ظاہری ہے اور خواہ باطنی اور خواہ ذہنی ہے خواہ خارجی۔ اسی کے فیض کا عطیہ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت رب العالمین کا فیض عام ہر چیز پر محیط ہو رہا ہے اور کوئی اس کے فیض سے خالی نہیں۔ وہی تمام فیوض کا مبدء ہے اور تمام انوار کا علت العلل اور تمام رحمتوں کا سرچشمہ ہے۔ اسی کی ہستیٔ حقیقی تمام عالم کی قیوم اور تمام زیر و زبر کی پناہ ہے۔ وہی ہے جس نے ہر ایک چیز کو ظلمت خانۂ عدم سے باہر نکالا اور خلعت وجود بخشا۔ بجز اس کے کوئی ایسا وجود نہیں ہے کہ جو فی حدّ ذاتہ واجب اور قدیم ہو۔ یا اس سے مستفیض نہ ہو بلکہ خاک اور افلاک اور انسان اور حیوان اور حجر اور شجر اور روح اور جسم سب اسی کے فیضان سے وجود پذیر ہیں۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم۔ روحانی خزائن جلد 1 ص 191-192 بقیہ حاشیہ نمبر 12)

آپ فرماتے ہیں:

خدا تعالیٰ نے اپنے پاک الہام سے مجھے آگاہی بخشی کہ خدا وہ ذات ہے جو اپنی تمام صفات میں کامل ہے اور ازل سے ایک ہی رنگ اور ایک ہی طریق پر چلا آتا ہے نہ اس میں حدوث ہے نہ وہ پیدا ہوتا ہے نہ مرتا ہے اور کوئی پیدا ہونے والا اور مرنے والا بجز عبودیت کے کوئی ایسا تعلق اس سے نہیں رکھتا جسے کہا جائے کہ وہ اس کی خدائی کا حصہ دار ہے بلکہ ایسا خیال کرنا اس ذات کے انکار سے بھی بدتر اور انسان کی تمام بدکاریوں سے بڑھ کر ایک سخت درجہ کا برا خیال ہے۔ یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ خدا تعالیٰ کے مقبول بندوں میں سے سب سے زیادہ مرتبہ پر وہ لوگ ہیں جن کا نام نبی یا رسول ہے بے شک وہ خدا تعالیٰ کے پیارے ہیں مقبول ہیں نہایت درجہ کے عزت دار ہیں اسی میں کھوئے گئے اور اسی کا روپ بن گئے اور خدا تعالیٰ کا جلال ان میں سے ظاہر ہوا اور خدا ان میں اور وہ خدا میں مگر تاہم ان میں سے ہم حقیقتاً نہ کسی کو خدا کہہ سکتے ہیں اور نہ خدا کا بیٹا۔

(شہادۃ القرآن۔ روحانی خزائن جلد 6 ص 379)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

میں بڑے دعوے اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدائے تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے اور جہاں تک میں دور بین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے۔ جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے اور آسمان پر ایک جوش اور ابال پیدا ہوا ہے جس نے ایک پُتلی کی طرح اس مشت خاک کو کھڑا کر دیا ہے۔ ہر یک وہ شخص جس پر توبہ کا دروازہ بند نہیں عنقریب دیکھ لے گا کہ میں اپنی طرف سے نہیں ہوں۔ کیا وہ آنکھیں بینا ہیں جو صادق کو شناخت نہیں کر سکتیں۔ کیا وہ بھی زندہ ہے جس کو اس آسمانی صدا کا احساس نہیں۔

(ازالہ اوہام حصہ دوم۔ روحانی خزائن جلد 3 ص 403)

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

انسان کو اپنا بندہ بنانے کے لئے، اس کی اصلاح کے لئے، خدا تعالیٰ ہر زمانے میں اپنے کسی خاص بندے کو مبعوث فرماتا ہے اور جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ اس زمانے میں بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو اسی لئے مبعوث فرمایا ہے۔ یہ دنیا جو خدا کو بھلا بیٹھی ہے اس کو خدا کی طرف لائیں اور آج یہی پیغام لے کر ہر احمدی کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ایک واحد خدا کی پہچان کروائے۔ پس اس لحاظ سے ہر احمدی کو اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہئے۔

(خطبات مسرور جلد 3 ص 42)

حضرت اقدس مسیح موعود اپنے جس پیارے خدا کی طرف بلانے کے لیے مبعوث کئے گئے۔ اس سچے اور حقیقی معبود کے ساتھ اپنے والہانہ عشق کا اظہار ان خوبصورت الفاظ میں کرتے ہیں۔

ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 21)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

13ویں سالانہ علمی ریلی 2015ء
(مجلس انصاراللہ پاکستان)

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کے ساتھ مجلس انصاراللہ پاکستان امسال ڈائمنڈ جوبلی میں کئی تربیتی پروگرام منعقد کرنے کی توفیق پا رہی ہے۔ مجلس کو اپنی 13ویں سالانہ علمی ریلی 24،25/اپریل 2015ء کو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ مورخہ 24/اپریل کو صبح آٹھ بجے اس سلسلہ میں افتتاحی تقریب ایوان ناصر میں منعقد کی گئی۔ تلاوت، عہد اور منظوم کلام کے بعد محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے افتتاحی خطاب کیا جس میں انہوں نے حصول علم کے لئے محنت اور کوشش کی طرف توجہ دلائی اور دعا کے ساتھ مقابلہ جات کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ مکرم مظفر احمد درانی صاحب منتظم اعلیٰ نے پروگرام کی تفصیل بتائی۔

امسال منعقد ہونے والے علمی مقابلہ جات میں مقابلہ تلاوت قرآن کریم، حفظ قرآن، تحریری پرچہ ترجمۃ القرآن، پرچہ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود، نظم خوانی، دینی معلومات، فی البدیہہ تقریر، بیت بازی، تقریر معیار خاص شامل تھے۔

تمام مقابلہ جات میں ہر ضلع سے منتخب انصار نے شرکت کی۔ البتہ مقابلہ دینی معلومات اور بیت بازی میں ہر ضلع سے 2،2 انصار کی ٹیموں نے حصہ لیا اور مقابلہ تقریر معیار خاص میں ہر علاقہ سے ایک ایک نمائندہ نے شرکت کی جنہوں نے انصاراللہ کی 75 سالہ تاریخ کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے مقابلوں کا معیار بہت عمدہ رہا۔ مثلاً تحریری پرچہ ترجمۃ القرآن میں اول آنے والے مکرم عبدالمجیب شاہد صاحب نے 98/100 نمبر حاصل کئے۔ نیز مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود میں مکرم امتیاز حسین شاہد صاحب کراچی نے 95/100 نمبر حاصل کر کے اول پوزیشن حاصل کی۔ مقابلہ پرچہ ترجمۃ القرآن میں سب سے زیادہ انصار نے حصہ لیا جن کی تعداد 107 تھی اور پرچہ روحانی خزائن میں 90 انصار نے حصہ لیا۔ امسال 54 اضلاع کی 235 مجالس سے 442 انصار نے شرکت کی توفیق پائی۔ جبکہ گزشتہ سال 44 اضلاع کی 136 مجالس سے 185 انصار شامل ہوئے تھے۔ 25/اپریل کو دوپہر قریباً ساڑھے 12 بجے اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ جس کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تھے۔ آپ نے اعزاز پانے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے اور مختصر خطاب کے بعد دعا کرائی۔ نماز ظہر وعصر کے بعد سب حاضرین اور مدعوین کو ظہرانہ پیش کیا گیا۔ انعامات میں ڈائمنڈ جوبلی کے حوالہ سے خصوصی طور پر تیار کردہ شیلڈز، سندات امتیاز اور سلسلہ احمدیہ کی قیمتی کتب شامل تھیں۔

اس ریلی کے منتظم اعلیٰ قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان تھے۔ جن کے ساتھ مختلف شعبوں کے نائبین اور معاونین کی ٹیم ہمہ وقت خدمت پر مستعد رہی۔

پہلے روز تمام حاضرین نے بڑی اسکرین پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ براہ راست ملاحظہ کیا۔ پروگرام ریلی کی تمام کارروائی کلوز سرکٹ ٹی وی کے ذریعہ زیریں ہال ایوان ناصر میں بھی دکھائی جاتی رہی۔

ہر دو روز صبح نماز تہجد کی باجماعت ادائیگی سے پروگرام کا آغاز ہوتا رہا۔ بعد نماز فجر درس کا اہتمام بھی کیا گیا۔ نمازوں کا انتظام ایوان محمود اور سرائے مسرور میں کیا گیا۔ مہمانوں کی رہائش مجلس انصاراللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کے گیسٹ ہاؤسز، اور سرائے مسرور میں کیا گیا تھا۔ جبکہ شرکاء کے لئے کھانے کا انتظام دفتر جلسہ سالانہ کے سبزہ زار میں کیا گیا۔

امسال علمی مقابلہ جات میں حسن کارکردگی کے لحاظ سے بہترین ناصر مکرم امداداللہ خان صاحب وہاڑی اور مکرم عبدالمجیب شاہد صاحب ربوہ رہے اور بہترین ضلع ربوہ قرار پایا۔

کچھ یادیں، کچھ باتیں

مورخہ 25/اپریل کو بعد نماز مغرب وعشاء و طعام ایوان ناصر میں سوا 8 بجے سالانہ علمی ریلی میں شامل مجالس کے نمائندوں اور دوسری سہ ماہی میٹنگ پر آنے والے ضلعی و علاقائی عہدیداروں کے لئے ''کچھ یادیں کچھ باتیں'' کے نام سے ایک دلچسپ پروگرام ہوا۔ اس پروگرام میں شرکت کی غرض سے تشریف لانے والے احباب و خواتین کو استقبال کے بعد سرائے ناصر نمبر 3 کے بیسمنٹ میں ڈائمنڈ جوبلی سال کے حوالہ سے لگائی گئی نمائش کے وزٹ کی دعوت دی گئی۔

اس اجلاس کی صدارت محترم چوہدری حمیداللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید و سابق صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے کی۔ محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے پروگرام کا تعارف پیش کیا۔

مجلس انصاراللہ کے ایک دیرینہ کارکن مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب حال لندن کے مجلس انصاراللہ سے متعلق ایک مضمون کے بعض حصص مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نے پڑھ کر سنائے۔

مکرم منور شمیم خالد صاحب سابق نائب صدر نے اپنے عرصہ خدمت دفتر انصاراللہ کے حوالے سے اپنی یادیں خود پیش کیں۔

مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب سابق نائب صدر نے مجلس انصاراللہ کے تاریخی ادوار اپنے مشاہدات کے پیش نظر بیان فرمائے۔

مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ نے بحیثیت ایک ناصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے متعلق روح پرور یادوں کا تذکرہ کیا۔

صدر اجلاس محترم چوہدری حمیداللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے اپنے خطاب میں مجلس انصاراللہ اور خلفاء سلسلہ کی مختلف ایمان افروز یادوں کا دلنشیں تذکرہ فرمایا۔

بعدازاں محترم جنرل (ر) ڈاکٹر محمد مسعودالحسن نوری صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شفقت کے واقعات کے ساتھ آپ کی راہنمائی اور دعا کے نتیجہ میں طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خواہش کی تکمیل کا ذکر کیا۔

بالائی ہال میں تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے زیریں ہال میں کلوز سرکٹ کے ذریعہ بڑی LCD پر پروگرام دیکھنے کا اہتمام کیا گیا۔ اسی طرح محدود پیمانے پر خواتین خاندان حضرت مسیح موعود، عہدیداران لجنہ اور بیگمات عاملہ انصاراللہ پر مشتمل مہمان مستورات کو ڈائمنڈ جوبلی سال کے حوالے سے اس موقع پر خصوصی دعوت دی گئی تھی۔ انہوں نے پہلے نمائش انصاراللہ دیکھی اور پھر عشائیہ کے دوران انہیں سرائے ناصر نمبر 1 میں کلوز سرکٹ کے ذریعہ ''کچھ یادیں کچھ باتیں'' کا پروگرام Live دکھایا گیا۔

پروگرام کے آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے اجتماعی دعا کروائی اور قریباً تین گھنٹے جاری رہنے کے بعد یہ ایمان افروز مجلس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایمبولینس کی فراہمی

ربوہ کے تمام احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جب بھی مریض کو ایمرجنسی کی صورت میں فضل عمر ہسپتال لانا مقصود ہو تو درج ذیل نمبرز پر فوری رابطہ فرمائیں اور متعلقہ کارکن کو ایمبولینس کی فراہمی کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

فون نمبرز: 047-6211373,6213909

6213970,6215646

EXT: ایمبولینس سٹیشن: 184

استقبالیہ 120

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

عہدیداران خلیفہ وقت کے خطبات کے نوٹس لیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 16/اگست 2013ء میں فرماتے ہیں۔

خلیفۂ وقت کے خطبات کا سننا بھی بہت ضروری ہے۔ یا دوسری باتیں جو مختلف وقتوں میں کی جاتی ہیں اُن پر غور کرنا اور نوٹ کرنا بڑا ضروری ہے۔ عہدیدار جہاں احباب جماعت کو یہ توجہ دلائیں وہاں عہدیداران خود بھی اس طرف توجہ دیں۔ امیر جماعت کا خاص طور پر یہ کام ہے کہ خطبات میں اگر کوئی ہدایت دی گئی ہے اور اگر کوئی تربیت کا پہلو ہے تو فوراً اُسے نوٹ کریں اور صدران جماعت کو سرکلر کریں۔ اور پھر باقاعدگی سے اس کی نگرانی ہو کہ کس حد تک اُس پر عمل ہو رہا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ بعض اور جماعتیں بھی یہ کرتی ہوں لیکن رپورٹ کا جہاں تک تعلق ہے ابھی تک صرف امریکہ کی جماعت کے امیر ہیں جو باقاعدگی سے یہ نوٹ کرتے ہیں اور پھر سرکلر بھی کرتے ہیں......اس کے علاوہ مرکز سے یا میری طرف سے مختلف ہدایات جو جاتی ہیں وہ بھی آپ کا کام ہے کہ فوری طور پر جماعتوں کو پہنچائی جائیں اور پھر اس کا follow up بھی کیا جائے، feed back بھی لی جائے۔

اسی طرح نیشنل امیر جماعت ریجنل امیر بنا کر صرف اس بات پر نہ بیٹھ جائیں کہ ریجنل امیر کام کر رہے ہیں اور تمام کام کا انحصار انہی پر ہو، یہ نہیں ہونا چاہئے، صحیح طریق نہیں ہے۔ اس سے جو بات اَب تک میری نظر میں آئی ہے یہ ہے کہ ملکی مرکز اور جماعتوں میں دُوری پیدا ہو رہی ہے، بلکہ یہ احساس پیدا ہو رہا ہے کہ ہم مرکز تک یعنی ملکی مرکز تک براہ راست نہیں پہنچ سکتے۔ یہ احساس بھی ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے یہاں بھی اور دوسری جگہ بھی امیر جماعت اس بات کی پابندی کریں کہ سال میں کم از کم دو مرتبہ صدران کے ساتھ میٹنگ ہو اور کام اور ترقی کی رفتار کا جائزہ لیا جائے اور جو صدران باوجود توجہ دلانے کے کام نہیں کرتے ان کی رپورٹ مجھے بھجوائیں۔

اسی طرح سیکرٹریان مال، سیکرٹریان تربیت، سیکرٹریان (دعوت الی اللہ) بھی ہیں۔ اگر دو نہیں تو سال میں کم از کم ایک میٹنگ ان کے ساتھ ضروری ہونی چاہئے اور ان کے کاموں کا جائزہ لیں۔ اگر یہ سیکرٹریان فعال ہو جائیں تو باقی شعبوں کے سیکرٹریان ہیں، یا باقی شعبوں کے جو بہت سارے مسائل ہیں وہ بھی خود بخود حل ہو جائیں گے۔

(روزنامہ الفضل 24 ستمبر 2013ء)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

19 مئی 2015ء

12:40 am	صومالیہ سروس
1:30 am	راہ ہدیٰ
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 15 مئی 2015ء
4:05 am	تقاریر جلسہ سالانہ
4:35 am	سیرت حضرت مسیح موعود
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:30 am	درس حدیث
5:40 am	الترتیل
7:25 am	کڈز ٹائم
7:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 15 مئی 2009ء
8:55 am	طب و صحت
10:00 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس ملفوظات
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	گلشن وقف نو
1:00 pm	آؤ اردو سیکھیں
1:30 pm	آسٹریلین سروس
2:00 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 15 مئی 2015ء (سندھی ترجمہ)
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:15 pm	درس ملفوظات
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	فیتھ میٹرز
7:05 pm	بنگلہ پروگرام
8:00 pm	سپینش سروس
8:30 pm	نور مصطفویؐ
9:00 pm	پریس پوائنٹ
10:10 pm	نور مصطفویؐ
10:25 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	گلشن وقف نو (ناصرات الاحمدیہ)

20 مئی 2015ء

12:20 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 15 مئی 2015ء (عربی ترجمہ)
1:20 am	آؤ اردو سیکھیں
1:35 am	نور مصطفویؐ
2:00 am	پریس پوائنٹ
3:00 am	فیتھ میٹرز
4:00 am	سوال و جواب
5:15 am	تلاوت قرآن کریم
5:25 am	درس ملفوظات
5:30 am	یسرنا القرآن
6:00 am	گلشن وقف نو (ناصرات الاحمدیہ)
7:00 am	آؤ اردو سیکھیں
7:15 am	سٹوری ٹائم
7:45 am	پریس پوائنٹ
8:45 am	حضرت ابوبکرؓ کی حیات طیبہ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس حدیث
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	جلسہ سالانہ آسٹریلیا
2:00 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 15 مئی 2015ء (سواحیلی ترجمہ)
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:20 pm	الترتیل
5:50 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 31 جولائی 2009ء
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:05 pm	دینی و فقہی مسائل
8:45 pm	کڈز ٹائم
9:15 pm	فیتھ میٹرز
10:15 pm	الترتیل
10:50 pm	عالمی خبریں
11:15 pm	جلسہ سالانہ آسٹریلیا

21 مئی 2015ء

12:55 am	فرنچ سروس
2:00 am	دینی و فقہی مسائل
2:35 am	کڈز ٹائم
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 31 جولائی 2009ء
4:00 am	انتخاب سخن
5:10 am	عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم
5:45 am	الترتیل
6:15 am	جلسہ سالانہ آسٹریلیا
8:00 am	دینی و فقہی مسائل
8:45 am	فیتھ میٹرز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:05 am	تلاوت قرآن کریم
11:20 am	درس حدیث
11:35 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	نیوزی لینڈ میں استقبالیہ تقریب
1:00 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:00 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:15 pm	جاپانی سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:15 pm	درس حدیث
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:10 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 15 مئی 2015ء (بنگلہ ترجمہ)
8:15 pm	آؤ اردو سیکھیں
8:30 pm	مسیح ہندوستان میں
9:10 pm	Persian Service
9:40 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
10:45 pm	یسرنا القرآن
11:15 pm	عالمی خبریں
11:35 pm	نیوزی لینڈ میں استقبالیہ تقریب

دھنیے کا تیل صحت کیلئے مفید

ہمارے پکوان کے لئے دھنیے کا استعمال عام ہے۔اس کے علاوہ طبیب مختلف امراض میں اسے مخصوص طریقے سے استعمال کرنے کو فائدہ مند بتاتے ہیں۔دھنیے کے پتوں کے علاوہ اس کے بیجوں سے حاصل ہونے والا تیل بھی جسمانی صحت کے لئے مفید ہے۔

موجودہ دور میں میڈیکل ریسرچز نے دھنیے کی افادیت کے پیش نظر اس سے متعلق تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ یہ خصوصی تیل مختلف اقسام کے انفیکشنز کے خلاف کارآمد ثابت ہوسکتا ہے۔ان میں زہر اور مہلک جراثیموں سے لاحق ہونے والے امراض شامل ہیں۔ماہرین کے مطابق دھنیے کا تیل مختلف جرثوموں کے خلاف مزاحمت کی صلاحیت رکھتا ہے۔یہ جراثیم ہمارے جسم کو ایسے متعدد انفیکشنز کا شکار بنا دیتے ہیں۔جن میں عام دوائیں بھی کارگر ثابت نہیں ہوتیں۔

یورپی محققین پر مشتمل ایک ٹیم نے دھنیے کے تیل پر تجربات میں بارہ مہلک جرثوموں کے بیش تر جراثیم اس تیل کے محلول میں ہلاک ہوجاتے ہیں۔اس طبی جائزے میں دھنیے کے تیل کو ناقص غذاؤں سے لاحق ہونے والے پیٹ کے امراض کا کامیاب علاج بھی بتایا گیا ہے۔

ماہرین کے مطابق یہ تیل کسی عام دافع جراثیم دوا کی طرح کام انجام دیتا ہے۔دھنیے کا اصل وطن وسط ایشیا کے کچھ علاقے بتائے جاتے ہیں۔جہاں سے یہ مختلف ملکوں تک پہنچا۔اگر کھانوں اور دیگر غذائی ضروریات کی بات کی جائے تو دھنیے کی پتیاں خوشبو ،ذائقے کے لئے بھی استعمال ہوتی ہیں۔

(نارتھ سٹار 8 مارچ 2015ء)

ربوہ میں طلوع و غروب 13 مئی

طلوع فجر	3:40
طلوع آفتاب	5:11
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	6:59

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

13 مئی 2015ء

6:20 am	گلشن وقف نو
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 31-اگست 2013ء
1:55 pm	سوال و جواب
5:50 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جولائی 2009ء
8:05 pm	دینی و فقہی مسائل

آنکھوں کو صحت مند رکھنے کا طریق

کمپیوٹر یا ٹی وی کے استعمال سے آنکھیں تھک جاتی ہیں اور اس تھکان کو دور کرنے کے لئے مختلف طریقے آزماتے ہیں لیکن آنکھوں کی ایسی ورزشیں ہیں جن پر عمل کرکے با آسانی آنکھوں کو تروتازہ بنا سکتے ہیں۔اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو آپس میں رگڑیں اور اس کے بعد انہیں اپنی آنکھوں کے اوپر لگا لیں۔اس طریقے سے آپ کی آنکھوں کو بہت سکون ملے گا۔

آنکھیں جھپکیں کبھی بھی کمپیوٹر کو بنا آنکھیں جھپکے مستقل مت دیکھیں بلکہ ٹی وی یا لیپ ٹاپ یا کمپیوٹر استعمال کرتے ہوئے آنکھیں بار بار جھپکیں کہ اس طرح انہیں آرام و سکون ملے گا۔

دور کی چیزوں پر نظر ٹکائیں اپنے سے پانچ سے دس میٹر تک دوری کی کسی بھی شے پر توجہ مرکوز کریں اور اسے چند سیکنڈ تک بغور دیکھیں اور اس دوران کسی اور چیز کو مت دیکھیں۔اس طریقے سے آنکھوں کے اندر مسلز کو سکون ملے گا۔

(روزنامہ انصاف 28 فروری 2015ء)

WARDA فیبرکس
تبدیلی آ نہیں رہی تبدیلی آ گئی ہے لان ہی لان
کریکل شفون دوپٹہ 4P کلاسک لان 3P ڈیزائنر لان شرٹ پیس
400/450 750/- 950/-
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ 0333-6711362

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden Sm4 5Ht
00442036094712